سوال

(408) مرد عورت کے خرچ کا ذمہ دار ہے مگر اسے تنگی میں نہ ڈالا جائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے اور میری بیوی کے درمیان مالی معاملات کے بارے میں بہت زیادہ اختلافات رہتے ہیں وہ مجھ سے ہر وقت مہنگی اشیاء کا مطالبہ کرتی رہتی ہے اور میری مالی حالت اس کی اجازت نہیں دیتی، میں نے شادی سے پہلے اسے اور اس کے میکے والوں کو اپنی مالی حالت کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ اب میر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بم حق یہ ہے کہ خاوند اس پر خرچ کرے اور اس کا نان ونفقہ برداشت کرنا بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے قرب اور اطاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے نفقہ ان اشیاء پر مشتمل ہے کھانا پینا، لباس، رہائش، اور بیوی اپنے بدن اپنی بہتر رونق قائم رکھنے کے لیے۔ جس چیز کی محتاج ہو۔ آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ آپ کی بیو:

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔" (النساء: 3.4)

خرچہ کے وجوب پر قرآن وسنت اور اہل علم کا اجماع دلالت کرتا ہے۔

قرآن میں ہے کہ:

نِا...٢٣٣... سورة البقرة

جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو دستور کے مطابق ہو ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس میں طاقت ہو۔"

یک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے:

کُنَّ أُولـٰتِ حَملٍ فَأَنفِقوا عَلَيهِنَّ حَتّىٰ يَضَعنَ حَملَهُنَّ...٦... سورة الطلاق

، حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرو حتی کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔"

لٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

"عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں انہیں تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمے کے ساتھ حلال کیا ہے اور ان کا تم پر نان ونفقہ اور لباس (واجب) ہے اچھے طریقے کے ساتھ۔" (مسلم (1218) کتاب الحج باب حج

ں رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میری نصیحت قبول کرو وہ تو تمہارے پا قیدی ہیں تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی فحش کام اور نافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کر دو اور انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو اگر تو وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش:

تے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر کسی ایک بیوی کا حق کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور اس کے چہرے کو بدصورت نہ کہو اور چہرے پر نہ مارو۔" (حسن صحیح۔ صحیح ابوداود (1875) کتاب النکاح باب فی حق المراة علی زوجھا ابوداود (2142) ابن ماجہ (1850) کتاب النکاح باب حق المراة علی الزوج ابن حبان (5

رحمۃ اللہ علیہ کہا کہنا ہے:

ں رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

ںیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں عورت کے نان ونفقہ اور لباس کا وجوب پایا جاتا ہے اور وہ خاوند کی حسب استطاعت ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچہ ولباس کو بیوی کا حق قرار دیا ہے۔ تو پھر خاوند حاضر ہو یا غائب ہر حال میں عورت کو یہ دینا ہوگا اور اگر اس کے پاس فی الوقت یہ موجود نہ ہو تو خا

ب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

یک غلام نے انہیں کہا کہ میں بیت المقدس میں ایک مہینہ قیام کرنا چاہتا ہوں تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کہنے لگے کیا تو نے اس مہینے کا اپنے گھر والوں کو خرچہ دے دیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو وہ کہنے لگے اپنے گھر واپس جاؤ اور انھیں ایک ماہ کا راشن دے کر آؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ عا

"آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ وہ جس کی کفالت کرتا ہے اسے ضائع کردے۔" (صحیح ابوداود، ابوداود (1692) کتاب الزکاۃ باب فی صلۃ الرحم ارواء الغلیل (894) صحیح الجامع الصغیر (4481)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں:۔

"آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جس کی خوراک کا ذمہ دار ہے اس سے (ہاتھ) روک لے۔" (مسلم (996) کتاب الزکاۃ باب فضل النفقۃ عی العیال والمملوک نسائی (295) احمد (2/160) حاکم (1/451) حمیدی (599)

ٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ آیا اس نے ان کی حفاظت کی یا انہیں ضائع کر دیا حتی کہ مرد سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔" (حسن صحیح صحیح الجامع الصغیر (1774)

لیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کی قسم !تم میں سے کوئی ایک جنگل میں جاکر لکڑیاں کاٹے اوراسے اپنی پیٹھ پراٹھا کر بیچے اوراس کے ساتھ غنا حاصل کرے اوراس میں سے صدقہ وخیرات کرے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے اور پھر وہ اسے دے یا نہ دے اوراوپر والا(دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے

ہ(7/564)

ائل سے ثابت ہوتا ہے کہ آدمی پراس کے گھر والوں کا خرچہ اوران کی ضروریات پوری کرنا واجب ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کی بطور خاص فضیلت بھی بیان کی گئی ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند پر صرف اسی حساب سے خرچ واجب ہے.جس قدر اس میں طاقت

ﵻ...[٧]...سورۃالطلاق

لے کواپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پراس کا رزق تنگ کیا گیا ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے (حسب توفیق) دے ۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کواس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ۔

اس لیے بیوی کویہ حق حاصل نہیں کہ وہ مطالبات میں کثرت کرکے اپنے خاوند کے معاملات میں مشکلات اور دشواری پیدا کرے ۔ کیونکہ ایسا کرنا حسن معاشرت نہیں ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب آپ بیوی کے جائز مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے معقول مطالبات مان لیں اور بیوی کو بغیر احسان

.برے نرم لہجے میں بغیر کسی لڑائی اور غصہ کے گفتگو کریں اوراسے سمجھائیں کہ جو کچھ وہ مانگ رہی ہے وہ باقی خرچہ پراثرانداز ہوگا مثلاً گھر کے کرایہ وغیرہ پر اگر وہ نہیں مانگے گی تو یہ سب خرچے آسان ہوجائیں گے ۔ اس طرح کی بات کرکے ممکن ہے آپ اسے کچھ مطالبات میں کمی کرنے پر راضی کرسکیں ۔ آپ

وجود بھی زندگی میں تنگی ہواور آپ دونوں کے درمیان حالت اس حد تک پہنچ جائے کہ آپ دونوں کسی صورت بھی اکھٹے نہ رہ سکتے ہوں تو پھر ایسی حالت میں طلاق مشروع ہے اویہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسی حالت میں طلاق ہی دونوں فریقوں کے لیے بہتر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"اوراگروہ دونوں علیحدہ ہوجائیں تواللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کردے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے ۔ "(النساء :130) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

ص493

محدث فتویٰ